ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حالی کی شاعری میں قرآنی تعلیمات اور حالی بطور اقبالؒ کے پیش رو: ایک تجزیاتی مطالعہ

QUR'ĀNIC TEACHINGS IN HALI'S POETRY AND HALI AS A PRECURSOR TO IQBAL: AN ANALYTICAL STUDY

Dr. Muhammad Tahir Akbar,
Assistant Prof. UCP Bahawalpur.
E-mail: 786tiens@gmail.com, What's App: 0301-8650352.
ORCID ID: https://orcid.org/my-orcid?orcid=0009-0008-2290-594X

- **Abstract:**

Maulana Altaf Hussain Hali was a great critic, poet, writer and reformer of Urdu literature. He memorized the Holy Quran in his childhood and later studied Arabic and Persian language. Due to his association with the famous poet Mustafa Khan Shifta, Hali developed a great taste for poetry and became a student of Mirza Ghalib in Delhi. His famous books include Mad-o-Jazaar Islam (Musadas e Hali), Muqadma Shar-o-Shaari, Diwan e Hali, Yadgar e Ghalib, Hayat e Saadi and Hayat e Javed.

This article examines the life of Maulana, his relationship with Iqbal, and the Qur'ānic teachings, commands and allusions in Hali's poetry. Hali took up the cause of reforming the Muslim Ummah, and Iqbal continued the work of his predecessor. Sir Syed Ahmed Khan got Hali to write "Masadas Hali", which became the most widely read book in the subcontinent after the Holy Quran. Later, Iqbal's Shikwah and Jawab Shikwah also gained similar fame. We can say; the work that Sir Syed Ahmed Khan started for the reform of the Ummah was continued by Hali, Shibli, Iqbal and other personalities like them.

Allama Iqbal used to listen the Masad e Hali every second or third day. Listening to it, he used to cry. Iqbal also wrote a painful poem (Marsia) on Hali's death, in which he said that his own poetry is a continuation of Hali's voice. This poem (Marsia) of Iqbal is included in Bang Dara.

- **Keywords:**

Hali, Iqbal, Musadas e Hali, Quran, poetry, reformer, precursor.

- **تمہید:**

مولانا الطاف حسین حالی اردو ادب کے بہترین نقاد، ادیب اور اصلاحی شاعر تھے۔ آپ 1837ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قرآن کریم حفظ کیا اور اس کے بعد عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ایک سال کے لئے کلکٹر کے دفتر میں ملازمت کی لیکن 1857ء میں جہانگیر آباد کے رئیس اور معروف شاعر مصطفیٰ خان شیفتہ کے بچوں کے استاد مقرر ہوئے۔ 8 سال تک شیفتہ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے حالی میں شاعری کا بے حد ذوق پیدا ہوا اور آپ دلی میں مرزا غالب کے شاگرد بن گئے۔ غالب کی وفات پر حالی لاہور آئے اور گورنمنٹ بک ڈپو میں ملازمت اختیار کی۔ یہاں آپ کو مولانا محمد حسین آزاد کی بھی صحبت میسر رہی۔ چار سال بعد دلی میں اینگلو عربیک کالج میں معلم مقرر ہوئے جہاں آپ سر سید احمد خان سے بے حد متاثر ہوئے اور ان کی فرمائش پر مسدس حالی لکھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے پانی پت میں رہائش رکھی۔ 1904ء میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا اور 31 دسمبر 1914ء کو آپ نے پانی پت میں ہی وفات پائی۔ آپ کی شہرہ آفاق کتب میں مد و جزر اسلام (مسدس حالی)، مقدمہ شعر و شاعری، دیوان حالی، مجموعۂ نظم حالی، یادگار غالب، حیات سعدی، حیات جاوید (سر سید احمد خان کی حیات پر تحریر کردہ)، سوانح حکیم ناصر خسرو، مقالات حالی، مکاتیب حالی شامل ہیں۔

حالی نے اردو شاعری کی اصلاح کی اور اس حوالہ سے مقدمہ شعر و شاعری لکھی۔ آپ نے امت مسلمہ کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور امت کو ایک ہونے کی دعوت دی۔ اقبالؒ نے بھی حالی کے کام کو آگے بڑھایا اور امت مسلمہ کی بیداری کی کاوشیں کیں۔ حالی کی شاعری میں جابجا، قرآنی احکامات، تلمیحات اور اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ جن کا جائزہ اس مضمون میں لیا گیا ہے نیز حالی اور اقبال کے تعلق کو بھی واضح کیا گیا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.4 2025

- **منہج تحقیق:**

زیر نظر مضمون میں اقبال اور حالی کی شاعری اور اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے اور تجزیاتی مطالعہ کے نتیجہ میں نتائج مرتب کئے گئے ہیں۔ اس مضمون میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ حالی کی شاعری میں کس قدر قرآنی تعلیمات، احکامات اور تلمیحات موجود ہیں نیز حالی کی شاعری اور خیالات کا اثر اقبالؒ کی شاعری پر کس قدر ہے اور اقبالؒ نے اپنے پیش رو مولانا الطاف حسین حالی کے اثرات کو کس قدر قبول کیا۔

- **حالی؛ اقبال کے پیش رو:**

مولانا الطاف حسین حالی سے قبل اردو شاعری کے زیادہ تر موضوعات محبوب کی خوبصورتی، شباب و نشاط پر مشتمل تھے۔ حالی کی اصلاحی کاوشوں سے اردو شاعری میں بامقصد موضوعات شامل ہوئے اور شاعری میں انفرادی موضوعات کی بجائے بامقصد، سماجی و سیاسی گفتگو کا آغاز ہوا۔ اگر یہ کہا جائے کہ حالی اس کے معمار تھے تو بے جا نہ ہو گا۔ سر سید احمد خان کی تحریک پر مسدس حالی کے ذریعہ امت مسلمہ کو خواب غفلت سے جگانے کی کاوش یقیناً مولانا الطاف حسین حالی کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ حالی کے بعد اقبال نے بھی شاعری کو امت مسلمہ کی بیداری کے لئے نہایت کامیابی سے استعمال کیا۔ حالی نے مقدمہ شعر و شاعری میں دلیل دی کہ شاعری میں سماجی افادیت اور سچائی سے وابستگی ہونی چاہیئے، یوں انہوں نے شاعر کی "ملی" ذمہ داری پر زور دیا۔ اقبال نے حالی کی اس سوچ کو آگے بڑھایا۔ مسدس حالی (مدوجزر اسلام) میں زیادہ تر ماتم اور اصلاح کی التجا تھی، اقبال نے اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک پرجوش مکالمے میں بدل دیا۔

دونوں شاعر علی گڑھ تحریک کے جدید تعلیم اور عقلیت پسندی پر زور دینے سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ حالی نے شاعری میں سادگی، خلوص اور جوش پر اصرار کیا اور اقبال نے ان خصوصیات پر ہی اپنے مرد مومن کے پیچیدہ نظریات کی بنیاد رکھی۔

ایک مرتبہ انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں حالی تشریف لائے، انہوں نے نظم پڑھنا تھی لیکن آواز نہایت کمزور تھی، اس لیے اقبال سے درخواست کی گئی کہ وہ حالی کی نظم پڑھیں۔ اقبال نے نظم پڑھنے سے پہلے فی البدیہہ درج ذیل رباعی پڑھی۔

- مشہور زمانے میں ہے نام حالی　　معمور مے حق سے ہے جام حالی
  میں کشور شعر کا نبی ہوں گویا　　نازل ہے مرے لب پہ کلام حالی[1]

مرزا جلال الدین، میرا اقبال کے عنوان سے صفحہ نمبر 68 پر لکھتے ہیں کہ علامہ اقبال ہر دوسرے تیسرے روز مسدس حالی ترنم سے سنتے تھے۔ جسے سن کر وہ روتے رہتے تھے۔[2]

انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسوں کی صدارت کے لئے حالی پانی پت سے لاہور آتے تھے۔ 1904ء کے سالانہ جلسہ میں اقبال نے اپنی نظم "تصویر درد" پڑھی تو مولانا حالی بھی اس سے بے حد متاثر ہوئے، انہیں گلے لگایا اور دعائیں دیں۔[3]

اقبال نے حالی کی وفات پر ایک درد انگیز مرثیہ بھی لکھا، جس میں انہیں "طوطی باغ جہاں، سپیدہ سحر کا مرغ خوش نوا اور گلستان بند کا بلبل" کہہ کر خراج تحسین پیش کیا۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ ان کی اپنی شاعری؛ حالی ہی کی آواز کا تسلسل ہے۔ اقبال کا یہ مرثیہ بانگ درا میں شامل ہے۔[4]

- **مسدس حالی (مدوجزر اسلام):**

برصغیر پاک و ہند میں قرآن کریم کے بعد جو کتاب سب سے زیادہ شائع ہوئی، اس کا نام مسدس حالی (مدوجزر اسلام) ہے جو سر سید احمد خان کی تحریک پر لکھی گئی۔[5] اس کے مندرجہ ذیل اشعار دیکھیئے۔

- وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا　　خلیل اک معمار تھا جس بِنا کا[6]

قرآن کریم میں خانہ کعبہ کو بیت العتیق (قدیم اور آزاد گھر) کہا گیا ہے۔

"ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ[7]۔"

"پھر انہیں چاہیے کہ اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد و قدیم گھر کا طواف کریں۔"

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مفسرین کے مطابق دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا پہلا گھر مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ ہے جس کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی تھی۔ اسے تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

"وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ-قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ-وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۔ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ-رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ-اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ[8]۔"

"اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذابِ دوزخ کی طرف مجبور کروں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی"۔

اس موقع پر آپ نے یہ دعا بھی فرمائی!

"رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْؕ-اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ[9]۔"

"اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو اِن پر تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔"

- ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا　　　کہ اس گھر سے ابلے گا چشمہ ہدیٰ کا
  وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا　　　جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا[10]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کی رشد وہدایت کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور آل عمران کو چن لیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ[11]۔"

"بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا۔"

- قبیلے قبیلے کا اک بت جدا تھا　　　کسی کا ہبل تھا، کسی کا صفا تھا
  یہ عُزا پہ وہ نائلے پہ فدا تھا　　　اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
  نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور　　　اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر[12]

اس وقت کے کچھ بتوں کے نام قرآن کریم میں بھی ذکر ہوئے ہیں۔

"لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى۔ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى[13]۔"

"بے شک انہوں (رسول ﷺ) نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ کیا تم نے لات اور عزیٰ پر بھی غور کیا ہے۔ اور اس تیسری منات کو بھی۔"

- کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا　　　کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
  لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا　　　کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
  یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں　　　یوں ہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں[14]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

پورے عرب میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہونے والی جنگیں عام تھیں۔ عرب کا کوئی خطہ ایسا نہیں تھا جہاں سالہاسال ایسی جنگیں نہ چلتی ہوں۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر اس طرح ہوا!

"وَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْؕ-لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْؕ-اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ[15]۔"

" اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔"

~~~~~~~~~

- جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر — تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
  پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی، اس کو جا کر
  وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی — جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی[16]

دور جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کا عام رواج تھا۔ عرب اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ ان کی بیٹیاں کسی کی زوجیت میں آئیں۔ دوسرے وہ فقر اور غربت سے بھی ڈرتے تھے۔ قرآن کریم میں اس حوالہ سے سخت تکذیب کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ(8)بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ[17]۔"

اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟

"وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍؕ-نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْؕ-اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا۔"

" اور اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ در حقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔"

~~~~~~~~~

- جو اان کی دن رات کی دل لگی تھی — شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
  تعیش تھا، غفلت تھی، دیوانگی تھی — غرض ہر طرح ان کی حالت بری تھی
  بہت اس طرح ان کو گزری تھی صدیاں — کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھی بدیاں[18]

جوا اور شراب دور جاہلیت کی بہت بڑی برائیاں تھیں، اکثر بدو نشے میں دھت رہتے اور جوئے میں نہ صرف اپنی رقمیں اور جانور بلکہ عورتیں اور بچے بھی داؤ پر لگا دیتے تھے۔ اسلام نے بتدریج ان قبیح رسموں کا خاتمہ کیا اور عرب معاشرے کو پوری دنیا کے لئے ایک قابل تقلید معاشرہ بنا دیا۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[19]۔"

" اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

~~~~~~~~~

- یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت — بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
  ادا خاک بطحانے کی وہ ودیعت — چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
  ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا — دعائے خلیل اور نوید مسیحا[20]

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا موجود ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کی، جب وہ خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی بھی موجود ہے جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے کی۔
~~~~~~~~~

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ[21]۔"

"اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جواِن پر تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک توہی غالب حکمت والا ہے۔"

"وَ اِذۡ قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَ مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوۡلٍ يَّاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِى اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ‌ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ[22]۔"

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔"

~~~~~~~~~

- وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ — یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

خطاکار سے درگزر کرنے والا — بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا

مفاسد کا زیروزبر کرنے والا — قبائل کو شیر وشکر کرنے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا[23]

قرآن کریم میں بھی رسول اللہ ﷺ کی بہت سی صفات بیان ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر!

"وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ[24]۔"

"اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔"

"لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ۔"

"بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔"

~~~~~~~~~

- گیا اک دن حسب فرمانِ داور — سوائے دشت اور چڑھ کہ کوہ صفا پر

یہ فرمایا سب سے کہ "اے آل غالب" — سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب؟

کہا سب نے، قول آج تک کوئی تیرا — کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا

کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا — تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا

کہ فوج گراں پشت کوہ صفا پر — پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر

کہا تیری بات کا یاں یقیں ہے — کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امیں ہے

کہا گر میری بات یہ دل نشیں ہے — تو سن لو خلاف اس میں اصلاً نہیں ہے

کہ سب قافلہ یاں سے ہے جانے والا — ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا[25]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مندرجہ بالا اشعار میں جو واقعہ بیان ہوا ہے، یہ اس وقت پیش آیا جب آپ ﷺ نے اللہ کے حکم پر کوہ صفا پر چڑھ کر اپنے خاندان کو دین کی دعوت دی۔

"وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ[26]۔"

"اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو (تابع) مسلمانوں کے لیے تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں تمہارے کاموں سے لاتعلق ہوں۔"

"وعن ابن عباس قال: لما نزلت [وانذر عشيرتك الاقربين] خرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى صعد الصفا فجعل ينادي: «يا بني فهر يا بني عدي» لبطون قريش حتى اجتمعوا فجعل الرجل إذا لم يستطع ان يخرج ارسل رسولا لينظر ما هو فجاء ابو لهب وقريش فقال: ارايتم إن اخبرتكم ان خيلا تخرج من سفح هذا الجبل-وفي رواية: ان خيلا تخرج بالوادي تريد ان تغير عليكم-اكنتم مصدقي؟ قالوا: نعم ما جربنا عليك إلا صدقا. قال: «فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد» . قال ابو لهب: تبا لك الهذا جمعتنا؟ فنزلت: [تبت يدا ابي لهب وتب] متفق عليه[27]۔"

"ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت" : اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔ " نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور صفا پر چڑھ کر آواز دینے لگے" :بنو فہر! بنو عدی "! آپ نے قریش کے قبیلوں کو آواز دی، حتی کہ وہ سب جمع ہو گئے، اگر کوئی آدمی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تھا تا کہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہے، چنانچہ ابو لہب اور قریش بھی آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" : مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آنے والا ہے۔ " ایک دوسری روایت میں ہے" :اس وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے، کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ "انہوں نے کہا: ہاں، کیونکہ ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" : میں سخت عذاب سے، جو تمہارے سامنے آ رہا ہے، تمہیں ڈراتا ہوں۔ " ابو لہب بول اٹھا، (نعوذ باللہ (تم ہلاک ہو جاؤ، تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی" :ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا۔"

~~~~~~~~~

- مبرا ہے شرکت سے اُس کی خدائی　　　نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی[28]

اللہ تبارک وتعالیٰ واحد ولاشریک ہیں۔ اللہ کی وحدانیت قرآن وحدیث کا پہلا اور بنیادی پیغام ہے۔

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ۔ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔"

"تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔"

~~~~~~~~~

- تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا　　　کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
  مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا　　　بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
  سب انساں ہیں واں جس طرح سر فگندہ　　　اسی طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ[29]

یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے کیونکہ اللہ واحدہ لاشریک ہے۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں اس کی نہایت سختی سے تکذیب کی گئی اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول بتایا گیا۔ سورہ اخلاص میں بھی یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

"قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ۔فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا[30]۔"

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

- بہشت اور ارم، سلسبیل اور کوثر | پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسی طرح کے اور بھی نام اکثر | کتابوں میں پڑھتے رہے ہیں برابر [31]

خلد یا جنت کو فارسی زبان میں بہشت کہتے ہیں۔ ارم سے مراد وہ جنت ہے جو شداد نے دنیا میں بنائی تھی اور کوشش کی کہ وہ اللہ کی بنائی جنت کے مشابہہ ایک جنت دنیا میں بنادے۔ سلسبیل؛ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو کوثر عطا کی جس سے مراد خیر کثیر اور حوض کوثر ہے۔

"وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا۔عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا [32]۔"

"اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے جنّت میں ایک چشمہ ہے جسے سَلسَبِیل کہتے ہیں۔"

"اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ [33]۔"

"بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔"

- اگر بھولتے ہم نہ قول پیمبر | کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور | معین اس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی | فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی [34]
- یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا | کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا | خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت، یہی دین وایماں | کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں [35]

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [36]۔"

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔"

"وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪-وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪- وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ [37]۔"

" اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔"

"عن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الخلق عيال الله فاحب الخلق إلى الله من احسن إلى عياله» [38]۔"

"عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" : مخلوق اللہ کی عیال) زیر کفالت (ہے، اور مخلوق میں سے وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے۔"

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہو ‏ ‏ ‏ عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہو

تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہو ‏ ‏ ‏ مقرر جہاں نیک و بد کی جزا ہو

گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے ‏ ‏ ‏ جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے[39]

جھوٹے اور گمراہی کے شکار شعراء پر حالی نے تنقید کی ہے۔ قرآن کریم میں بھی جھوٹے شعراء کی تکذیب بیان ہوئی ہے۔ جس کا تفصیلاً زیر نظر شمارہ کے باب اول؛ فصل اول میں موجود ہے۔

"وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ۔ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ[40]۔"

"اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔"

- **دیوان حالی سے منتخب اشعار**

- ایک متوالے سے چنڈو کے وہ تھا ہوش میں جب ‏ ‏ ‏ پوچھا ناصح نے کہ اس کام کا آخر انجام

بولا انجام وہی جو کہ ہے سب کو معلوم ‏ ‏ ‏ زندگانی کو وداع اور جوانی کو سلام

آنکھ میں اپنے پرائے کی ٹھہرنا بے قدر ‏ ‏ ‏ شہر کے کوچہ و بازار میں رہنا بدنام

جس سے عقبیٰ ہو درست ایسا نہ بونا کوئی بیج ‏ ‏ ‏ جس سے دنیا میں ہو نام ایسا نہ کرنا کوئی کام

ہم پہ آئینہ ہے جو حال ہے ہونا اپنا ‏ ‏ ‏ نفسِ سرکش کے مگر ہاتھ میں ہے اپنی زمام[41]

چنڈو بازی بھی نشہ کی ایک قسم ہے، دین اسلام میں شراب اور نشہ آور اشیاء حرام ہیں۔ نشہ کے نہ صرف دنیاوی نقصانات ہیں بلکہ یہ دین اسلام میں حرام بھی ہیں۔ شراب کے مطلق حرام ہونے کے حوالہ سے ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[42]۔"

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

- عظمت تری مانے بن کچھ بن نہیں آتی یاں ‏ ‏ ‏ ہیں خیرہ و سرکش بھی دم بھرتے سدا تیرا

تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط ان کو ‏ ‏ ‏ جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا

نشہ میں وہ احساں کے سرشار ہیں اور بے خود ‏ ‏ ‏ جو شکر نہیں کرتے نعمت پہ ادا تیرا

سمجھا ہے پرے تجھ کو ادراک کی سرحد سے ‏ ‏ ‏ جس قوم نے رکھا ہے انکار روا تیرا

طاعت میں ادب تیرا عصیاں سے ہے گو بڑھ کر ‏ ‏ ‏ عصیاں میں ہے طاعت سے اقرار سوا تیرا

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری ‏ ‏ ‏ گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے ‏ ‏ ‏ کچھ رنگ بیاں حالی ہے سب سے جدا تیرا[43]

مندرجہ بالا اشعار میں حالی اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات و احکامات کو نہیں مانتے، رنج و مصیبت میں وہ بھی اللہ کو پکارتے ہیں۔ مشرکین کے حوالہ سے اس مضمون کو قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے!

"فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ۔ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا۔ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ[44]۔"

"پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لا کر پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے جبھی شرک کرنے لگتے ہیں کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی اور برتیں تو اب جانا چاہتے ہیں۔"

- کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا — باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا
  ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ — ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جمال تیرا[45]

اللہ تبارک و تعالیٰ ازل سے ابد تک ہیں، اول و آخر وہی ہیں۔

"هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔"

"وہی اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔"

- مضموں ہے نقش، دل میں لَدَينَا مَزيد کا — کونین سے بھرے گا نہ دامن امید کا[46]

اللہ سے ڈرنے والوں اور اللہ کی جانب رجوع کرنے والوں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے بے حد انعامات و نوازشیں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۙ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۔ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ[47]۔"

"جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا۔۔(ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔"

- دوزخ ہے گرو سیع تو رحمت وسیع تر — لَا تَقنَطُوا جواب ہے هَل مِن مزید کا[48]

"قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ[49]۔"

تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

- رہ گیا نام سجاح کذب میں ضرب المثل — اسود و ابن کثیر خوار ہوئے برملا
  تجھ پہ صلوٰۃ و سلام ربِّ السّمٰوات سے — روز و شب و صبح و شام قدر مال وجے[50]

بلاشبہ محمد رسول اللہ ﷺ، اللہ تبارک و تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور جھوٹے نبی نیست و نابود ہو گئے۔ آپ کی ذات گرامی پر اللہ تبارک و تعالیٰ اور فرشتے بھی درود و سلام بھیجتے ہیں۔

"اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا[51]۔"

"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

- کاٹیے دن زندگی کے ان یگانوں کی طرح — جو سدا رہتے ہیں چوکس پاسبانوں کی طرح
  منزل دنیا میں ہیں پا در رکاب آٹھوں پہر — رہتے ہیں مہماں سرا میں مہمانوں کی طرح

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سعی سے اکتاتے اور محنت سے کنیاتے نہیں — جھیلتے ہیں سختیوں کو سخت جانوں کی طرح
رسم وعادت پر ہیں کرتے عقل کو فرماں روا — نفس پر رکھتے ہیں کوڑا حکمرانوں کی طرح
شادمانی میں گزرتے اپنے آپے سے نہیں — غم میں رہتے ہیں شگفتہ شادمانوں کی طرح
رکھتے ہیں تمکیں جوانی میں بڑھاپے سے سوا — رہتے ہیں چونچال پیری میں جوانوں کی طرح[52]

مندرجہ بالا اشعار میں حالی جدوجہد کا درس دیتے ہیں اور اس کے فائدے بیان کرتے ہیں۔ قرآن کریم واحادیث صحیحہ میں بھی متعدد مقامات پر کوشش اور جدوجہد کا درس دیا گیاہے۔

"وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى[53]۔"

"اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہوگا جس کی اس نے کوشش کی۔"

"فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖۚ-وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ".

"توجو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔"

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ[54]۔"

" ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔"

~~~~~~~~~

- بنتے ہیں غیر اپنے ہوتے ہیں رام وحشی — الفت کی بھی جہاں میں کیا حکمرانیاں ہیں
غیبت ہو یا حضوری دونوں بری ہیں تیری — جب بدگمانیاں تھیں اب بدزبانیاں ہیں
کہتے ہیں جس کو جنت وہ اک جھلک ہے تیری — سب واعظوں کی باقی رنگیں بیانیاں ہیں
رحمت تری غذا ہے غصہ ترا دوا ہے — شانیں ہیں تیری جتنی جان جہانیاں ہیں[55]

قرآن کریم میں بھی بہت سے مقامات پر آپس میں محبت اور شفقت کا درس موجود ہے۔

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ-وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘-سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ-ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ- وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَؕ-وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا[56]۔"

" محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔" اقبال اس مضمون کو اس طرح بیان کرتے ہیں!

- ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم — رزم گاہِ باطل ہو تو فولاد ہے مومن

~~~~~~~~~

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- اے علم کیا ہے تو نے ملکوں کو نہال — غائب ہوا تو جہاں سے واں آیا زوال

ان پر ہوئے غیب کے خزانے مفتوح — جن قوموں نے ٹھہرایا تجھے راس المال

اے علم کلید گنج شادی تو ہے — سرچشمہ نعما وایادی تو ہے

آسائشِ دو جہاں ہے سایہ میں ترے — دنیا کا وسیلہ، دیں کا ہادی تو ہے[57]

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں علم کی بے حد اہمیت بیان ہوئی ہے۔ ترتیب نزولی کے اعتبار سے قرآن کریم کا پہلا لفظ "اقراء" ہے، جس کے معانی ہیں؛ پڑھیئے۔ عالم اور نہ جاننے والے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے!

"هَل يَستَوِی الَّذِینَ یَعلَمُونَ وَ الَّذِینَ لَا یَعلَمُونَ اِنَّمَا یَتذَکَّرُ اُولُو الَالبَاب۔[58]"

"کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں، اے عقل والو (اس بات پر) غور و فکر کرو۔"

"اِنَّمَا یَخشِی اللهُ مِن عِبَادِهِ العلمَاء۔[59]"

"بے شک اللہ کے بندوں میں سے علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔"

"عَنْ اَنسْ بِنْ مَالِکؓ قَالَ، قَالَ رَسُولَ اللهﷺ،طَلَبَ العِلمُ فَرِیضَۃٌ عَلٰی کلِّ مُسلم۔[60]"

"حضرت انس بن مالک سے روایت ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

"عَنْ عبداللهِ بِنْ عَمروؓ قالَ، قَالَ رسُول اللهِ ﷺ، انما بعثت معلما۔[61]"

"حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے بارے میں ارشاد فرمایا کہ) مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا۔"

- فتنہ کو جہاں تک ہو دبیجئے تسکیں — زہر اگلے کوئی تو کیجئے باتیں شیریں

غصہ غصے کو اور بھڑکاتا ہے — اس عارضہ کا علاج بالمثل نہیں[62]

قرآن کریم میں سختی کا جواب نرمی سے دینے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے پاس گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نرمی سے تبلیغ کا حکم دیا کہ شاید وہ نصیحت قبول کر لے۔

"فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی۔"

"تو اُس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔"

- دنیا ہے یہ اک دار فنا، جس کا، اثاثہ — سب خاک سے تا انجم و افلاک ہے فانی[63]

دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے اور باقی رہنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ قرآن کریم میں یہ بات اس طرح بیان ہوئی۔

"کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۔ وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِکْرَامِ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ[64]۔"

"زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے۔ اور تمہارے رب کی عظمت اور بزرگی والی ذات باقی رہے گی۔ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟"

- **خلاصہ مباحث:**

مولانا الطاف حسین حالی اردو ادب کے بہترین نقاد، ادیب اور اصلاحی شاعر تھے۔ زیر نظر مضمون میں مولانا کے حالات زندگی، اقبال سے آپ کا تعلق، کتابیات اور حالی کی شاعری میں قرآنی تعلیمات، احکامات اور تلمیحات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ حالی نے امت مسلمہ کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور اقبالؒ نے اپنے پیش رو کے اسی کام کو آگے بڑھایا۔

مرزا جلال الدین، میرا اقبال کے عنوان سے صفحہ نمبر 68 پر لکھتے ہیں کہ علامہ اقبال ہر دوسرے تیسرے روز مسدس حالی ترنم سے سنتے تھے۔ جسے سن کر وہ روتے رہتے تھے۔ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسوں کی صدارت کے لئے حالی پانی پت سے لاہور آتے تھے۔ 1904ء کے سالانہ جلسہ میں اقبال نے اپنی نظم "تصویر درد" پڑھی تو مولانا حالی بھی اس سے بے حد متاثر ہوئے، انہیں گلے لگایا اور دعائیں دیں۔ اقبال نے حالی کی وفات پر ایک درد انگیز مرثیہ بھی لکھا، جس میں انہیں "طوطی باغ جہاں، سپیدہ سحر کا مرغ خوش نوا اور گلستان ہند کا بلبل" کہہ کر خراج تحسین پیش کیا۔ اس میں انہوں نے بتایا کہ ان کی اپنی شاعری؛ حالی ہی کی آواز کا تسلسل ہے۔ اقبال کا یہ مرثیہ بانگ درا میں شامل ہے۔

زیر نظر مضمون میں مسدس حالی (مد و جزر اسلام) اور دیوان حالی سے منتخب اشعار میں قرآنی تعلیمات، احکامات اور تلمیحات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جس سے علم ہوتا ہے کہ حالی کے اشعار میں قرآنی احکام و تعلیمات جا بجا موجود ہیں اور بلاشبہ حالی کا قرآن سے تعلق بہت گہرا تھا۔ اس کے علاوہ آپ حافظ قرآن بھی تھے۔

- **نتائج:**
- زیر نظر مضمون سے علم ہوتا ہے کہ حالی؛ اقبال کے پیش رو تھے۔ حالی نے شاعری کے ذریعے امت مسلمہ کی اصلاح کی جو بنیاد رکھی، اقبالؒ نے اس کام کو نہایت احسن انداز میں آگے بڑھایا، جس سے امت مسلمہ کو متحد ہونے اور خواب غفلت سے جاگنے کا سبق ملا۔ اقبال نے حالی کی وفات پر جو مرثیہ لکھا، اس میں انہوں نے بتایا کہ ان کی اپنی شاعری؛ حالی ہی کی آواز کا تسلسل ہے۔ اقبال کا یہ مرثیہ بانگ درا میں شامل ہے۔
- اقبال کی شاعری میں فارسی اور عربی کے مشکل الفاظ شامل ہیں لیکن حالی کی شاعری نہایت سادہ اور سلیس الفاظ پر مشتمل ہے جو کم پڑھے لکھے افراد کو بھی آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔
- زیر نظر مضمون سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ حالی کے اشعار میں قرآنی احکام و تعلیمات جا بجا موجود ہیں اور بلاشبہ حالی کا قرآن سے تعلق بہت گہرا تھا۔
- **تجاویز و سفارشات:**
- مولانا الطاف حسین حالی کی شاعری نہایت آسان اور سادہ الفاظ پر مشتمل ہے جس میں امت مسلمہ کو خواب غفلت سے جگانے کی کاوش کی گئی ہے۔ خاص طور پر مسدس حالی (مد و جزر اسلام) کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ مسدس حالی کو نہ صرف اردو ادب بلکہ اسلامیات اور مطالعہ پاکستان جیسے مضامین کا بھی حصہ بنانا چاہیئے۔
- سوشل میڈیا اور مین سٹریم میڈیا پر الطاف حسین حالی کی دیگر شاعری کو بالعموم اور مسدس حالی کو بالخصوص ترویج ملنی چاہیئے۔
- سوشل میڈیا اور مین سٹریم میڈیا نیز سکول و کالجز میں بھی ایسے پروگرام منعقد ہونے چاہئیں جن میں سر سید احمد خان، مولانا محمد حسین آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، مولانا شبلی نعمانی، مولانا محمد علی جوہر، علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی خان جیسے بزرگوں کی تعلیمات کے متعلق بتایا جائے اور نوجوان نسل کو ان بزرگوں سے روشناس کرایا جائے۔
- **حوالہ جات:**

---

[1]۔ محمد حنیف شاہد، *اقبال اور انجمن حمایتِ اسلام* لاہور: کتب خانہ انجمن حمایت، 1996، ص 196۔

[2]۔ ناز، ایم، ایس، اقبال کے ہم صفیر، شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1977، لاہور ص 41۔

[3]۔ محمد عبداللہ قریشی، اقبال اور حالی؛ ایک مطالعہ، اقبال اکادمی لاہور، 2002، ص 142 تا 148۔

[4]۔ اقبال، بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، 2002ء، ص 202،201۔

[5]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، خدا بخش اورینٹل لائبریری، پٹنہ، 1995، سر سید کا خط، صفحہ 9۔

[6]۔ ایضاً، ص 16۔

[7]۔ الحج 29:22۔

[8]۔ البقرہ 126:2، 127۔

[9]۔ البقرہ 129:2۔

[10]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 16۔

[11]۔ آل عمران 33:3۔

[12]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، 17۔

[13]۔ النجم 53:18، 19، 20۔

[14]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، 18۔

[15]۔ الانفال 8:63۔

[16]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، 18۔

[17]۔ التکویر 81:8، 9۔

[18]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، 18۔

[19]۔ المائدہ 5:90۔

[20]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، 18۔

[21]۔ البقرہ 2:129۔

[22]۔ الصف 61:06۔

[23]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، 19۔

[24]۔ الانبیاء 21:107۔

[25]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 20۔

[26]۔ الشعراء 26:214 تا 216۔

[27]۔ التبریزی، محمد بن عبد اللہ الخطیب، مشکواۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائیل، باب فضائل سید المرسلین، ح 5846۔

[28]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 22۔

[29]۔ ایضاً۔

[30]۔ الکھف 18:110۔

[31]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 45۔

[32]۔ الدھر 76:18، 17۔

[33]۔ الکوثر 118:1 تا 3۔

[34]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 66۔

[35]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 56۔

[36]۔ الحجرات 49:10۔

[37]۔ المائدہ 5:2۔

[38]۔ التبریزی، مشکواۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الاسلام، ح 4998۔

[39]۔ مولانا الطاف حسین حالی، مسدس حالی، ص 76۔

[40]۔ الشعراء 26:224 تا 226۔

[41]۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص 115۔

[42]۔ المائدہ 5:90۔

[43]۔ ایضاً، ص 121۔

[44]۔ العنکبوت 29:65، 66۔

[45]۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص 122۔

[46]۔ ایضاً، ص 126۔

47 ۔ ق50:33تا35۔

48 ۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص127۔

49 ۔ الزمر39:53۔

50 ۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص130،131۔

51 ۔ الاحزاب33:56۔

52 ۔ ایضاً، ص200۔

53 النجم:39:53۔

54 ۔ الحجرات49:15۔

55 ۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص270،271۔

56 ۔ الفتح48:29۔

57 ۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص380۔

58 . الزمر39:09۔

59 . فاطر35:38۔

60 . ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن ابن ماجہ، کتاب السنت، باب فضیلت علم، ح224۔

61 . ایضاً، کتاب السنت، باب فضیلت علم، ح229۔

62 ۔ مولانا الطاف حسین حالی، دیوان حالی، ص385۔

63 ۔ ایضاً، دیوان حالی، 2001، ص447۔

64 ۔ الرحمٰن55:26تا28۔